© rasailojaraid.com



مولانا محمد عبید اللہ عفیف

قسط نمبر (۳)

# مسئلہ حیات و نزول حضرت عیسٰی علیہ السلام

**دلیل رابع:**

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ○ وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ○ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ○ وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ○ وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ○ (الزخرف، پارہ ۲۵، رکوع ۱۲)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہؒ ان آیات کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

اور جب کبھی (حضرت) عیسٰی بن مریم (علیہما السلام) کا ذکر کیا جاتا ہے تو تیری قوم کے لوگ (عرب کے بت پرست) اس سے روگردانی کر جاتے ہیں اور کہتے ہیں، کیا ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ (مسیحؑ) اچھا ہے۔ یہ لوگ تیرے سامنے صرف جھگڑے کے طور پر کہتے ہیں بلکہ یہ لوگ طبعاً جھگڑالو ہیں۔ وہ (مسیح) تو ہمارا ایک صالح بندہ تھا، جس پر ہم نے بہت سے انعامات کئے تھے اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے واسطے ہادی بنایا۔ اور اگر ہم چاہتے تو تمہاری جگہ فرشتے پیدا کر دیتے جو زمین پر ایک دوسرے کے بعد رہتے۔ اور وہ مسیح قیامت کی دلیل اور نشانی ہے۔ پس تم لوگ اس (قیامت) میں شک نہ کرو اور (جو تعلیم میرا رسول دیتا ہے) اس میں میری پیروی کرو، یہی سیدھی راہ ہے۔" (ثنائی ترجمہ قرآن ص ۵۹۲)

© rasailojaraid.com

ہم نے ان پانچوں آیات مقدسہ کو اس لئے زیب قرطاس بنایا ہے تاکہ قاری کو آسانی سے یہ

© rasailojaraid.com



معلوم ہو جائے کہ ان آیاتِ مقدسہ میں حضرت مسیح ناصری علیہ الصلاۃ والسلام کا ہی ذکرِ خیر ہے۔ اور "انہ" "ھو" "ماضربوہ" "علیہ" اور "جعلناہ" ان پانچوں ضمیروں کا مرجع اور مصداق حضرت مسیح ابن مریم (علیہما الصلوٰۃ والسلام) ہی ہیں۔ لہٰذا ان آیات کے سیاق و سباق، قرآن اور ضمائر کی روشنی میں "وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ" کی ضمیر کا مرجع بھی حضرت مسیح موصوف ہی ہیں نہ کہ کوئی اور۔ اس آیت شریفہ کا صحیح ترجمہ یہ ہے "اور وہ (مسیح علیہ السلام) قیامت کی دلیل اور نشانی ہیں اور حضرت ابن عباسؓ کی دوسری قرأت "وانہ لعلم" لام کی زبر کے ساتھ حضرت مسیحؑ کے نشانِ قیامت ہونے کی صاف اور ٹھوس شہادت ہے جیسے کہ تفسیر فی ظلال القرآن ص ۳۴۶، ج ۷، تفسیر ابن کثیر ص ۱۳۲، ج ۴، تفسیر کبیر اور ابو سعود ص ۱۵۴، ۵۲، ج ۷ میں یہ قرأت موجود ہے۔ علاوہ ازیں موصوف کے نشانِ قیامت ہونے پر سورۂ نساء کی یہ آیت شریفہ "وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ" بھی کھلی شہادت ہے۔

## اعتراض نمبر ۱:

"اور ضمیر "انہ" کی جب مسیح کی طرف پھیری جائے تو مسیح قیامت کا علم قرار پاتا ہے۔ اور آیت "وعندہ علم الساعۃ والیہ ترجعون" ظاہر کرتی ہے کہ قیامت کا علم خدا کے ہاں ہے۔ تو پھر مسیح خدا کے پاس ہوئے اور خدا کے پاس وہی ہوتا ہے جو دنیا سے بالکل قطع تعلق کر کے اس بشری لوازمات سے پاک ہوتا ہے جس کا نام موت ہے۔"

(عسل مصفیٰ صفحہ ۴۹۳، ج ۱)

## جواب:

بیشک سورۂ زخرف کی اس آیت میں قیامت کے علم کو اللہ تعالیٰ کا خاصہ بتایا گیا ہے مگر اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ قیامت کے آنے کا وقت سوائے خدا تعالیٰ کے کسی اور کو معلوم نہیں۔ مگر جس طرح سورج کا مغرب سے طلوع ہونا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، ٹھیک اسی طرح نزولِ عیسیٰؑ بھی قربِ قیامت کی ایک علامت ہے۔ مگر اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بقید ماہ و سال اور پھر وقوعِ قیامت کے دن کا بھی علم ہے جیسے کہ مسند احمد ص ۳۷۵، ج ۱ اور ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ شبِ معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام سے قیامت کے متعلق تبادلہ خیال فرمایا تو ان مقدس رسولوں نے صاف صاف کہا کہ وقتِ قیامت کا صحیح علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ البتہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



حضرت عیسیٰؑ نے کہا کہ میں اتنا مزید جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ فرمایا ہے کہ دجال دنیا میں خروج کرے گا اور میرے ساتھ دو شاخیں ہوں گی اور جب وہ مجھے دیکھیگا تو اس طرح پگھل جائیگا جیسے سیسہ آگ میں پگھل جاتا ہے۔

**نکتہ:**

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ دجال کو قتل کرنے والا وہی عیسیٰ ہوگا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ معراج میں ملاقات فرمائی تھی۔ چنانچہ اس مضمون کی بہت سی احادیث ہیں جن میں قیامِ قیامت سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی تصریح موجود ہے جو ثبوتِ حیاتِ عیسیٰؑ از روئے احادیث کے عنوان سے آگے آرہی ہیں۔ علاوہ ازیں تفسیر قرآن کے پادشاہ حضرت ابن عباسؓ سے بھی اس آیت کی تفسیر میں حضرت عیسیٰؑ کے نزول کی وضاحت مذکور ہے جیسے کہ رئیس المفسرین امام ابن جریر کی تفسیر صفحہ ۹۰ جزو ۲۵، فتح البیان صفحہ ۲۱۳ ج ۴، درمنثور صفحہ ۲۰ ج ۶ اور مسند احمد ص ۳۱۸ ج ۱ میں تفصیل مذکور ہے۔ اور پھر حضرت ابوہریرہؓ سے محدث ابن حمید نے بھی یہی تفسیر نقل کی ہے (درمنثور صفحہ ۲۰ ج ۶)

**اعتراض نمبر ۱۲**

"بعض علماء اور مفسرین یہ بھی کہتے ہیں کہ آیت" وانہ لعلم للساعۃ "مسیح کے حق میں ہے کہ مسیح قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ بنابریں وہ مانتے ہیں کہ ان کا نزول قیامت کے قریب ہوگا مگر ہمارے نزدیک یہ بات بالکل ناقابل تسلیم ہے۔" (عسل مصفیٰ از حکیم خدابخش مرزائی ص ۴۹۳، حصہ اول)

**جواب:** حکیم صاحب کا یہ انکار نرا احمقانہ اور تجاہل عارفانہ کا شکار ہے۔ کیونکہ امت مرزائیہ کے معبود اول مرزا قادیانی صاحب کو بھی اس حقیقت کا اعتراف اور اقرار ہے کہ انہ کی ضمیر کا مرجع حضرت مسیح ہی ہیں۔ چنانچہ حمامۃ البشریٰ میں ہے:

"ان فرقۃ من الیہود کانوا فرین بوجود القیامۃ فاخبرھم اللہ علیٰ لسان بعض انبیاءہ ان ابنا من قومھم یولد من غیر اب وھذا یکون آیۃ لھم علیٰ وجود القیامۃ" (حمامۃ البشریٰ از مرزا قادیانی ص ۹۰)

یعنی یہودیوں کا ایک گروہ قیامت کے وجود کا منکر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی اسرائیلی کی زبانی ان کو خبر دی کہ ان کی قوم میں سے ایک لڑکا بغیر باپ پیدا ہوگا اور قیامت کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



کے وجود کا نشان ہوگا"

اور اعجاز احمدی میں ہے :

"قرآن شریف میں ہے ، "انہ لعلم للساعۃ" یعنی اے یہودیو! عیسیٰ کے ساتھ تمہیں قیامت کا پتہ لگ جائے گا" (اعجاز احمدی ص ۲۱ ، مرزا قادیانی)

یہ دونوں عبارتیں اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہیں کہ "انہ" کی ضمیر سے مراد حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہی ہیں ۔ تعجب ہے کہ مسیح دشمنی میں حکیم خدا بخش قادیانی کو اپنے بڑے پیر کی بات یاد نہیں رہی

ع کس تلنت سے تجھ کو گنوں بتا اے شیخ؟

حکیم خدا بخش کا یہ کہنا کہ بعض علماء یہ اور بعض یہ کہتے ہیں ، یہ بھی محض غلط بیانی ہے کیونکہ تمام مفسرین کرام کے نزدیک "انہ" کی ضمیر کا صحیح مرجع حضرت مسیح ؑ ہی ہیں ۔ ملاحظہ ہو تفسیر فی ظلال القرآن ص ۳۴۶ ج ۷ ، تفسیر ابن کثیر ص ۱۳۲ ج ۴ ، تفسیر ثنائی ص ۲۱۹ ، ج ۳ ، تفسیر ابن جریر ص ۴۹ جزء ۲۵ ، صاوی ص ۴۲ ، ج ۴ ، تفسیر کبیر ج ۷ ، ص ۴۵۲ ، تفسیر ابی سعود بر حاشیہ تفسیر کبیر ص ۴۵۱ ، ج ۷ ، تفسیر جلالین ص ۴۰۹ پارہ ۲۵ اور اہل تشیع کی تفسیر مجمع البیان ص ۳۳۴ ج ۲ اور دوسری تفسیریں ۔

## اعتراض :

"انہ" کی ضمیر قرآن شریف کی طرف جاتی ہے ، مسیح کا یہاں کوئی ذکر نہیں! (عسل مصفیٰ ، ص ۴۹۵ ، حصہ اول)

## جواب :

سورۂ زخرف کے رکوع ۱ ، ۲ ، ۳ ، ۴ میں بیشک قرآن کریم کا ذکرِ خیر موجود ہے ، مگر رکوع ۶ کو آپ پورے غور سے پڑھ جائیں ، پورے رکوع میں قرآن کریم کا کہیں ذکر نہیں ہے بلکہ اس رکوع میں "منہ" "ھو" "ما ضربوہ" "علیہ" "وجعلناہ" پانچوں ضمیریں حضرت مسیح کی طرف لوٹ رہی ہیں ۔ ایسے میں "انہ" کی ضمیر کو بجائے مسیح علیہ السلام کے قرآن کی طرف پھیرنا ، سخت نادانی اور مضحکہ خیز حرکت ہے اور بقول فاضل مرزائیت مولانا حبیب اللہ کلرک مرحوم ، لطف کی بات یہ ہے کہ جہاں عسل مصفیٰ کے حصہ اول ص ۴۹۳ ، ص ۴۹۴ ، ص ۴۹۵ ، ص ۴۹۸ ، ص ۴۹۹ ، پر "وانہ" کی ضمیر کو قرآن شریف کی طرف پھیرا گیا ہے ، وہاں اسی کتاب کے ص ۴۹۵ ، ص ۴۹۶ ، اور ص ۴۹۹ پر "وانہ" کی ضمیر کو حضرت مسیح کی طرف پھیر دیا گیا ہے یا للعجب! معلوم ہوتا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



کہ "عسل مصفیٰ" کے مصنف حکیم خدا بخش کو مراق کا مرض بھی تھا، جو ان کو اپنے پیر و مرشد مرزا قادیانی کے فیض صحبت سے وراثت میں ملا تھا۔ کیونکہ بدر مؤرخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۵ کے مطابق مرزا صاحب کو اقرار ہے کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خود مرزا صاحب کو تسلیم ہے کہ " وانہ لعلم للساعۃ " کی ضمیر حضرت مسیح کی طرف ہے جیسے کہ انہوں نے ضمیمہ حقیقۃ الوحی میں لکھا ہے:

سیقول الذین لا یتدبرون ان عیسیٰ علم للساعۃ وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ۔۔۔ ما لھم لا یعلمون ان المراد من العلم تولدہ من غیر اب علیٰ طریق المعجزۃ " (ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص۴۹)

اور حمامۃ البشریٰ ص۹۰ میں بھی مرزا صاحب نے " انہ " کی ضمیر کو حضرت مسیحؑ کی طرف لوٹایا ہے جیسے کہ اعتراض نمبر ۲ کے جواب میں ہم لکھ آئے ہیں۔

**اعتراض نمبر ۳ !**

" حضرت مسیحؑ کا نزول تو آئندہ زمانہ میں ہونا تھا اور قبل از وقت یہ کہہ دینا کہ اس میں شک نہ کرو، بے معنیٰ بات ہے !

**جواب !**

" جناب یہاں تو آپ ایسے کفار مخاطب ہیں جو نزول مسیح از آسمان کے منکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلیم حضرت موسیٰؑ ایسے مخلص رسول کو بطور ہدایت فرما دیا تھا کہ:

" ان الساعۃ آتیۃ اکاد اخفیھا لتجزیٰ کل نفس بما تسعیٰ ، فلا یصدنک عنھا من لا یؤمن بھا واتبع ھواہ فتردیٰ " (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۵، ۱۶)

ہم معترض کو یہ مشورہ دیں گے کہ وہ مرزا قادیانی کی نام نہاد الہامی کتاب ازالہ اوہام ص $\frac{۱۹۴}{۳۹۸}$ ایک بار ضرور پڑھیں جس میں آسمانی نکاح (جو کہ محض فراڈ تھا) کے متعلق مرزا صاحب کا ملہم قبل از وقت مرزا قادیانی کو یوں الہام کرتا ہے: " الحق من ربک فلا تکونن من الممترین " کہ یہ نکاح تیرے رب کی طرف سے حق واقع ہونے والا ہے، تو کیوں شک کرتا ہے (ازالہ اوہام ص $\frac{۱۹۴}{۳۹۸}$) جناب معترض صاحب! جب جھوٹی اور بے اصل بات قبل از وقت کہی جا سکتی ہے تو پھر سچی اور واقع ہونے والی بات پر شک کرنے سے قبل از وقت روک دینا کیونکر بے معنیٰ بات ہے۔ فتفکر فتدبر!

© rasailojaraid.com